شبلی نعمانی

(۱۸۵۷ء۔ ۱۹۱۴ء)

شبلی نعمانی قصبہ بندول ضلع اعظم گڑھ، ہندوستان میں ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ حبیب اللہ وکیل تھے۔ شبلی نے بھی کچھ عرصہ وکالت کی، پھر علی گڑھ کالج میں فارسی کے اُستاد مقرر ہو گئے۔ وہاں انھیں سر سیّد احمد خاں، حالی، محسن الملک اور پروفیسر نکلسن آرنلڈ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ۱۸۹۲ء میں آرنلڈ کے ساتھ شبلی نے مصر، شام، قسطنطنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ سر سیّد کی وفات (۱۸۹۸ء) کے بعد، علی گڑھ کالج سے استعفیٰ دے کر، اعظم گڑھ چلے گئے۔ پھر حیدر آباد دکن نے دائرۃ المعارف کی نظامت کا عہدہ سنبھالا۔ اسی دوران میں ان کی کوشش سے لکھنؤ میں ''ندوۃ العلما'' کا قیام عمل میں آیا۔ اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں انھوں نے ایک علمی ادارہ ''دارالمصنفین'' قائم کیا، جو آج بھی کام کر رہا ہے۔

شبلی نعمانی شاعر بھی تھے لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر اُن کی نثر پر ہے۔ ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔

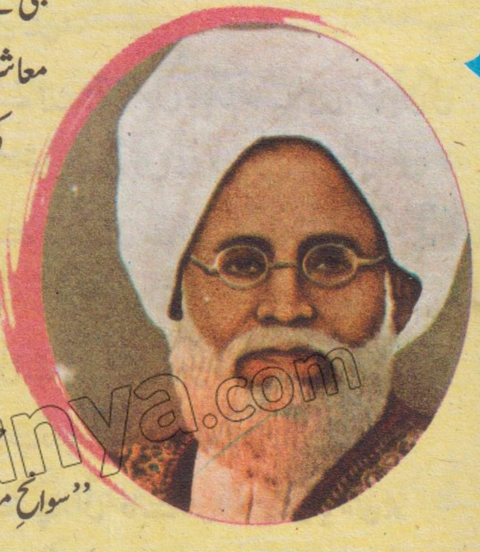

شبلی نے اگرچہ متنوع موضوعات مثلاً: تاریخ، تنقید، سوانح، سیرت، تذکرہ، ادب، معاشرت، عقائد، تصوف اور سیاست پر قلم اٹھایا، مگر ان کے طرزِ اظہار میں ادبیت کی شان موجود ہے۔ جوشِ بیان، ایجاز و اختصار، روانی و برجستگی، محققانہ انداز، غنائیت اور شعریت ان کے اسلوبِ بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ شبلی کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ سیرۃ النبیؐ ہے۔

شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔ اہم تصانیف میں: ''شعر العجم'' (پانچ جلدیں)، ''الفاروقؓ''، ''المامون''، ''سیرۃ النعمان''، ''الغزالی''، ''سوانحِ مولانا رومؒ'' اور ''سفر نامہ روم و مصر و شام'' وغیرہ شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

3 اخلاقِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو سیرتِ طیبہؐ سے روشناس کرانا
- اسلامی اخلاقیات کی بنیادی قدروں سے آگاہ کرنا
- طلبہ میں رسالت مآب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت کے حوالے سے علمی اور تحقیقی رجحان پیدا کرنا
- شبلی نعمانیؒ کی سیرت نگاری کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں بتانا
- طلبہ کو قواعد وانشا (جمع سالم، جمع مکسّر، جمع الجمع اور مضمون نویسی) کے بارے میں بتانا

اس سے پہلے کہ حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اخلاقِ مبارکہ کے جزئی اور تفصیلی واقعات لکھے جائیں، ان صاحبوں کے بیانات زیرِ تحریر آتے ہیں، جنھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں سالہا سال اور مدّت ہائے دراز بسر کی ہیں اور جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اخلاق وعادات کے دفتر کے ایک ایک حرف سے واقف تھے۔ انسان کے حالات کا واقفِ کار اُس کی رفیقۂ حیات سے بڑھ کر دنیا میں کون ہوسکتا ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبوّت سے پہلے اور نبوّت کے بعد ۲۵ برس تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمتِ زوجیت میں رہی تھیں، زمانۂ آغازِ وحی میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ان الفاظ میں تسلّی دیتی تھیں:

"ہرگز نہیں! خدا کی قسم، خدا آپ کو کبھی غمگین نہ کرے گا، آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، مقروضوں کا بار اٹھاتے ہیں، غریبوں کی اِعانت کرتے ہیں، مہمان کی ضیافت کرتے ہیں، حق کی حمایت کرتے ہیں، مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔"

اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اوصاف تفصیل سے نہیں بیان کیے ہیں، فرماتی ہیں:

"حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عادت کسی کو بُرا بھلا کہنے کی نہ تھی، بُرائی کے بدلے میں بُرائی نہیں کرتے تھے، بلکہ درگزر کرتے تھے اور معاف فرما دیتے تھے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں جو، آسان ہوتی، اُس کو اختیار فرماتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی کسی سے اپنے ذاتی معاملے میں انتقام نہیں لیا لیکن جو احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتا خدا اُس سے انتقام لیتا تھا (یعنی خدا کی طرف سے، بمو جب احکامِ ربّانی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اس پر حد جاری فرماتے تھے)۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کبھی کسی غلام کو، لونڈی کو، کسی عورت کو، خادم کو، جانور کو اپنے ہاتھ

www.ilmkidunya.com

سے نہیں مارا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کبھی کسی کی کوئی درخواست رد نہیں فرمائی، لیکن یہ کہ وہ نا جائز ہو۔
آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم جب گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خنداں، ہنستے اور مسکراتے ہوئے۔ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، باتیں ٹھہر ٹھہر کر اس طرح فرماتے تھے کہ کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے اور آغازِ نبوت سے آخر عمر تک، کم از کم ۳۲ برس آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت کی، سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نسبت سے سوال کیا گیا تو فرمایا:

"آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم خندہ جبین، نرم خُو، مہربان طبع تھے، سخت مزاج اور تنگ دل نہ تھے۔ کوئی بُرا کلمہ منہ سے کبھی نہیں نکالتے تھے، عیب جُو نہ تھے۔ کوئی ایسی بات ہوتی جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو ناپسند ہوتی تو اس سے اِغماض فرماتے تھے، کوئی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے اس کی امید رکھتا تو نہ اس کو مایوس کرتے اور نہ منظوری ظاہر فرماتے تھے، (یعنی صراحتاً انکار و تردید نہیں کرتے، بلکہ خاموش رہتے تھے، اور مزاج شناس آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے تیور سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا مقصد سمجھ جاتے تھے۔) اپنے نفس سے تین چیزیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بالکل دور کر دی تھیں: بحث و مباحثہ، ضرورت سے زیادہ بات کرنا اور جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں پڑنا۔ دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے، کسی کو برا نہیں کہتے تھے، کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے، کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔ وہی باتیں کرتے تھے، جن سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کلام کرتے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اس طرح خاموش ہو کر اور سر جھکا کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم چپ ہو جاتے تو پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے۔ کوئی دوسرا بات کرتا تو جب تک وہ بات ختم نہ کر لیتا، چُپ چاپ سنا کرتے۔ لوگ جن باتوں پر ہنستے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بھی مسکرا دیتے۔ جن پر لوگ تعجب کرتے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بھی کرتے، کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفت گو کرتا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تحمل فرماتے، دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہیں کرتے تھے لیکن اگر کوئی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے احسان و انعام کا شکریہ ادا کرتا تو قبول فرماتے۔ جب تک بولنے والا خود چُپ نہ ہو جاتا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اس کی بات درمیان سے نہیں کاٹتے تھے۔ نہایت فیّاض، نہایت راست گو، نہایت نرم طبع اور نہایت خوش صحبت تھے۔ اگر کوئی دفعتاً آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا، لیکن جیسے جیسے آشنا ہوتا جاتا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے محبت کرنے لگتا۔"

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو گویا حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے آغوش پروردہ تھے، وہ بیان کرتے ہیں:

"آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نرم خُو تھے، سخت مزاج نہ تھے، کسی کی توہین روا نہیں رکھتے تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہارِ شکر فرماتے تھے، کسی چیز کو برا نہیں کہتے تھے۔ کھانا، جس قسم کا سامنے آتا تناول فرماتے اور اس کو برا بھلا نہ کہتے۔ کوئی اگر کسی امرِ حق کی مخالفت کرتا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو غصہ آ جاتا اور اس کی پوری حمایت کرتے، لیکن خود اپنے ذاتی معاملہ پر کبھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو غصہ نہیں آیا اور نہ کسی سے انتقام لیا۔"

(سیرت النبیؐ، جلد دوم)

مشق

1 سبق ''اخلاقِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم'' کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

(i) سبق کے متن کے مطابق کن شخصیات نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کی گواہی دی ہے؟ ان کے نام بتائیں۔

(ii) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کن الفاظ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو تسلّی دی؟

(iii) رسالت مآب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا انداز کیا ہوتا؟

(iv) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے حُسنِ اخلاق کے بارے میں جو کچھ بیان کیا، ان میں سے تین خوبیوں کا ذکر کریں۔

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ''آدابِ گفت گو''، ''آدابِ طعام'' اور ''آدابِ مجلس'' کے بارے میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن لفظوں میں بیان کیا؟

2 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفتگو کرتا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم:

(الف) پُرسکون رہتے (ب) تحمل فرماتے (ج) خاموش رہتے (د) اِغماض فرماتے

(ii) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمتِ زوجیت میں رہیں:

(الف) پندرہ سال (ب) بیس سال (ج) پچیس سال (د) تیس سال

(iii) اگر کوئی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے احسان و انعام کا شکریہ ادا کرتا تو:

(الف) مسکرا دیتے (ب) قبول فرماتے (ج) خوش ہوتے (د) دُعا دیتے

(iv) جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو اس بات کو اختیار فرماتے جو:

(الف) سادہ ہوتی (ب) آسان ہوتی (ج) فائدہ مند ہوتی (د) پُرلطف ہوتی

(v) اگر کوئی دفعتاً آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو دیکھتا تو ہو جاتا:

(الف) مانوس (ب) مرعوب (ج) حیران (د) گرفتارِ محبت

3 سبق ''اخلاقِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com

4 مناسب الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں:

مہربان طبع | لعنت | غمگین | بُرا بھلا | ٹوہ

i ہرگز نہیں! خدا کی قسم، خدا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو کبھی ________ نہ کرے گا۔

ii آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر ________ نہیں کی۔

iii حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عادت کسی کو ________ کہنے کی نہ تھی۔

iv آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم خندہ جبین، نرم خُو اور ________ تھے۔

v کسی کے اندرونی حالات کی ________ میں نہیں رہتے تھے۔

5 درج ذیل پیراگراف کی تشریح کریں:

اپنے نفس سے تین چیزیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بالکل دور کر دی تھیں: بحث و مباحثہ، ضرورت سے زیادہ بات کرنا اور جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں پڑنا۔ دوسروں کے متعلق بھی تین باتوں سے پرہیز کرتے تھے: کسی کو بُرا نہیں کہتے تھے، کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے، کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔ وہی باتیں کرتے تھے جن سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا تھا۔

6 درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لغت سے تلاش کر کے اپنی کاپیوں میں لکھیں:

اخلاقِ مبارکہ | خدمتِ زوجیت | امہات المومنین | احکامِ الٰہی | خندہ جبیں

تیور | صراحتاً | راست گو | تحمّل | کلام کرنا

7 کالم "الف" میں دیے گئے الفاظ کو کالم "ب" کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم "الف"	کالم "ب"
تربیّت	پرورده
آغوش	انعام
احسان	گو
راست	حق
امرِ	رحمی
صلہ	یافتہ

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

8 تھیسارس میں سے درج ذیل الفاظ کے مترادفات تلاش کریں:

واقف	ضیافت	درخواست	عیب	تناول
حمایت	آغاز	خندہ	ٹوہ	محبت

9 اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں:

اعانت	خندہ	وصف	طبع	مرعوب	خوش صحبت

10 درج ذیل کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے:

بسر کرنا	مزاج شناسی	بحث و مباحثہ	بُرا کلمہ	آشنا ہونا

جمع سالم، جمع مکسّر، جمع الجمع

جمع سالم جب کسی واحد سے جمع بنائی جائے اور واحد کی اصل صورت قائم رہے تو ایسی جمع کو جمع سالم کہتے ہیں۔ جیسے:

- باغ سے باغات
- مکان سے مکانات
- کاغذ سے کاغذات

جمع مکسّر یا غیر سالم ایسی جمع جس میں واحد کی اصل صورت قائم نہیں رہتی، مثلاً: کتاب سے کتب، امت سے امم وغیرہ۔

جمع الجمع بعض الفاظ ایسے ہیں، جن کی جمع بنا کر دوبارہ پھر جمع بنائی جاتی ہے۔ جمع کی ایسی صورت کو "جمع الجمع" کہا جاتا ہے۔ مثلاً:

واحد	جمع	جمع الجمع
خبر	اخبار	اخبارات
لقب	القاب	القابات
جوہر	جواہر	جواہرات
اکبر	اکابر	اکابرین

11 درج ذیل میں سے جمع سالم، جمع مکسر اور جمع الجمع الگ الگ کریں اور ان کے واحد بھی لکھیں:

حاضرین	وجوہات	ابواب	جرائم	کاتبین	احکامات
آفاق	مجاہدین	عجائبات	کتب	ناظرین	حادثات

مضمون نویسی

مضمون کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: ضمن میں لیا ہوا۔ کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، تاثرات کا تحریری اظہار، مضمون کہلاتا ہے۔ دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

- مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔
- سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے۔
- موضوع کی وضاحت کی جاتی ہے اور آخر میں بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔
- مضمون میں موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر دل چسپ پیرائے میں اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔

مضمون کی اقسام

مضمون کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً: علمی، تاریخی، تنقیدی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اِصلاحی، مذہبی اور ادبی وغیرہ۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- علما اور دانش وروں سے ''اخلاقِ نبویؐ'' کے موضوع پر گفت گو سنیں اور رپورٹ تیار کریں۔
- طلبہ ہفتہ وار ایک اخلاقی صفت اور خوبی (مثلاً: سچ بولنا، لوگوں کی مدد کرنا وغیرہ) پر عمل کریں اور اپنا تجربہ دوستوں سے بیان کریں۔
- حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیان کی روشنی میں اطاعتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم، ادب بارگاہِ رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی متانت و سنجیدگی پر باہم گفت گو کریں۔
- سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی کوئی اور کتاب لائبریری سے لے کر پڑھیں اور دوستوں سے اظہارِ رائے کریں۔

اشاراتِ تدریس

- طلبہ کو سبق ''اخلاقِ نبویؐ'' کے مشکل متن اور تاریخی واقعات سہل اور واضح انداز میں سمجھائیں۔
- ''اخلاقِ نبویؐ'' کے اصولوں کو طلبہ کی عملی زندگی سے جوڑ کر بیان کریں۔
- اخلاقِ نبویؐ کے نمایاں پہلوؤں کو عملی زندگی کے حوالے سے بیان کریں۔
- سبق کی تدریس کے دوران کتاب کے علاوہ دیگر سمعی و بصری معاونات کا بھی استعمال کریں۔

www.ilmkidunya.com